REGISTERED. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۴۲) مطبوعہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

کرۂ زمین پر پندرہ لاکھ ایکڑ پر تمباکو کاشت کی جاتی ہی + مہاراجہ بڑودہ کا بڑا لڑکا جو ولی عہد بھی ہی آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم کے لئے داخل ہوا ہی + ملک چین میں شہر کانٹن میں ایک ایسی تنگ و تاریک گلی ہی جو کسی اور شہر میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ بانسوں پر کاغذ چپکا کر تمام گلی پر ایک چھت بنائی ہوئی ہی۔ اس میں حکیم اور زندان ساز لوگوں کے سوا اور کوئی دکان نہیں + ٹمپرنس سوسائٹی رنگون نے تحریک کر کے گورنمنٹ سے ایک حکم نافذ کرایا ہی۔ کہ آیندہ کسی شرابخانہ میں کوئی عورت ساقن نہ ہو سکے + لارڈ جارج ہملٹن کا ارادہ ہی کہ کچھ عرصہ اور پبلک زندگی بسر کریں + جدید گورنر مدراس ایک ہوشیار نوجوان ہونے کی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی عمر ۴۱ سال کی ہی + سرینگر میں ابھی تک ہیضہ موجود ہی۔ حکام کی طرف سے اس کے دفع کرنے کی بہت کوشش ہوتی ہی + لالہ بالمکند میونسپل کمشنر پشاور نے رفاہ عام کے لئے وسط شہر میں ایک گھنٹہ گھر بنایا ہی + روہیلکھنڈ کے چند اضلاع میں فصلوں کو بارش سے نقصان پہنچا۔ امید کی جاتی ہی کہ جدید گورنر مدراس ۲۲ نومبر کو ہندوستان میں پہنچ جائیں گے + شاہ سیام نے دو نوجوان سیامی شہزادوں کو جرمن فوج میں تعلیم پانے کے لئے یورپ کو بھیجا ہی +

یکم اپریل سے ۱۵ ستمبر تک ہندوستانی ریلوں کی آمدنی سوا لاکھ روپیہ ہی + لیڈی نارتھ کورٹ صاحبہ نے گنیش کھنڈ میں ایک پردہ دار ضیافت کی جس میں انگریزی۔ پارسی۔ ہندو مسلمان لیڈیاں کثرت سے جمع ہوئیں + مشرقی بنگال میں مہاراجہ میمن سنگھ شہر میمن سنگھ کی گلیوں اور بازاروں میں برقی روشنی کا انتظام کرنا چاہتے ہیں + احمد آباد میں ایک بیوہ برہمن عورت کی شادی ایک برہمن کے ساتھ ہوئی + کہتے ہیں کہ مطبع کابل سے ایک کتاب نکلی ہی جس میں اشاعت اسلام کے مضامین درج ہیں۔ یہ کتاب سرحدی ملاؤں میں تقسیم کی گئی ہی۔ اس میں امیر کابل اور برٹش گورنمنٹ اور روس کے پولیٹیکل تعلقات کا بھی تذکرہ ہی + جنگ چین کے لئے ہندوستان سے دس ہزار فوج اور جاویگی + حضور وائسرائے جوناگڈھ کے جنگل میں شیر کا شکار نہیں کھیلیں گے کیونکہ اب وہاں شیر شاذ و نادر ہی رہ گئے ہیں + نواب صاحب رامپور کے ہاں ولی عہد پیدا ہوا۔ مبارک ہو۔ آج کل رامپور میں اس خوشی میں جشن ہو رہے ہیں + ریاست ٹراونکور میں ولی عہد نے وفات پائی۔ بی۔ اے۔ پاس اور لائق تھا + وادی توچی میں انگریزی فوج نے فرقہ مدہ خیل کو اور سزا دی۔ ان کے پانچ برج توپ سے اڑا دیئے فصلیں ضبط کر لیں + بمبئی کے اضلاع بروچ و سورت میں وصول مال کے جور و ستم کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوا + عبد الکریم میونسپل کمشنر کانپور کو چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اپیل کے لئے دو ہزار کی ضمانت پر ہی +

ضلع دہلی۔ فیروزپور۔ اور لاہور میں بخار جابجا پھیلا ہوا ہی + فرلو سے واپس آنے پر مسٹر جی۔ سی۔ والکر ڈویژنل جج دہلی مقرر کئے جائیں گے + لاہور میں ایک سید مسمی برکت شاہ نے اپنی عورت کو بدچلنی کے سبب سے قتل کر ڈالا + شملہ میں کرکٹ میچ میں پارسی جیت گئے + چھاونی سکندرآباد کی گورہ فوج میں ہیضہ سے چار آدمی مر گئے۔ بتاریخ ۷ و ۸ اکتوبر + شاہ یونان بارہ زبانیں بول سکتا ہی + ہر سال دس ہزار پونڈ کی ریت لندن کی گلیوں میں ڈالی جاتی ہی تاکہ گھوڑے نہ پھسل جایا کریں + چترال کے ریلیف کے لئے جدید فوجیں ۱۸ و ۱۹ اکتوبر کو وہاں پہنچ جاویں گی اور ۲۲ کو وہاں کی فوجیں واپس ہونگی + چین میں ہندی افواج کے لئے تین ماہ کا سامان رسد وغیرہ۔ ۳۰ ستمبر تک تمام و کمال کلکتہ سے بھیجا جاویگا + برٹش و امریکن فوج کے ساتھ جرمن فوج بھی ہاتھ بٹا رہی ہی۔ باکسروں کی خوب خبر لی جاویگی + لندن کے چینی سفیر کو پیغام پہنچا کہ باکسروں کے نیست و نابود کرنے کا سرکاری حکم نافذ ہوا ہی + جنرل فریچ نے باربرٹن پر قبضہ کر لیا۔ اور ایک سو بوئر اور سامان ریل کی ایک مقدار اور ۴۳ گاڑیاں اور تین ہفتہ کی رسد گرفتار کی + روسی سفارت متعینہ پیکنگ تمین ٹسن کو واپس جائیگی اور وہی روسی فوج کا صدر مقام ہوگا + روسی فوج کا کچھ حصہ منچوریا کو جا رہا ہی۔ جہاں روسیوں کو شکست ہوئی ہی + شنگھائی سے اخبار ٹیمس کی ایک تار برقی میں بیان ہی کہ جہاز پر سوار ہونے سے قبل لی ہنگ چنگ نے عدالت کو ایک میموریل بھیجا جس میں انہوں نے پرنس سالون و دیگر امرا کو ملزم قرار دیا ہی

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر
پادری این پریمداس صاحب، پنڈت رامانند صاحب اور منشی عالم اسسٹنٹ اڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایڈیٹوریل
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ سمائلی صاحب، پادری کیدارناتھ صاحب مست } کارسپانڈنٹس

جنگ چین۔ پرنس چنگ کہتا ہے کہ گفتگوئے مصالحت شروع کیجئے۔ جس وقت اس بات کا یقین ہو جائیگا کہ مصالحت کے اسباب پیدا ہو گئے اور طرفین میں مصالحت کے قرارداد کی بنیاد قایم ہو جائیگی تو شہنشاہ چین خود بخود پیکن میں رونق افروز ہو جائیں گے۔ اور اگر سفیران یورپ یہہ چاہتے ہیں کہ شہنشاہ چین کے آنے پر مصالحت کی کارروائی شروع کی جاوے تو یہہ بات ہوتی نظر نہیں آتی۔ چین میں شاہی حکم سے باکسروں کے سرغناؤں کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ تین عہدہ دار ہلاک کئے گئے دو کو عمر قید کی سزا ملی۔ پرنس ٹوانکو جلاوطنی میں سڑک کھودنے کا حکم ہوا۔ مارشل والڈرسی نے پاؤٹنگفو پر دو طرف سے مہم روانہ کرنے کا ارشاد نافذ کیا۔ ٹنٹسن سے زیر کمان ایک فرنچ افسر کے پانچ ہزار فوج جائیگی جس میں فرنچ اٹالین جرمن فوج شامل ہے۔ پیکن سے بھی پانچ ہزار فوج جنرل گیسلی کے زیر کمان روانہ ہوگی۔ ٹنٹسن میں چینی دفتر پر قبضہ کر کے ایک یوروپین افسر کو پڑتال کرنے کے لئے مامور کیا ہے۔ یہہ یوروپین افسر چینی زبان سے خوب واقف ہے۔ اس نے کئی کاغذات ایسے نکالے جن سے ثابت ہے کہ حکام چین باکسروں سے سازش رکھتے تھے۔ مارشل والڈرسی نے ایک عجیب چال کھیلی کہ سانہیکوان ریلوے تو روسیوں کو دیدی اور پیکن ریلوے کو جرمن اور روس کو مشترکہ طور پر حوالہ کیا ہے حالانکہ انگلش گورنمنٹ ان ہر دو شاخوں کا نہایت عمدہ انتظام کر سکتی تھی اسے کچھ بھی نہیں دیا ہے ؛

جنگ ٹرنسوال۔ دریائے کاپ سے ایک انگریزی ٹرین گذر رہی تھی۔ بوئر لوگ پہلے سے خبردار ہو کر گھات میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جس وقت ٹرین ایک خاص مقام پر آئی فوراً اسکو الٹ دیا۔ اس حادثہ سے کپتان سٹوارٹ اور ۲ سپاہی قتل ہوئے کپتان بیگٹ اور دو افسر اور بیس سپاہی زخمی ہوئے بوئروں نے ایک اور شرارت کی کہ لفٹنٹ سیوال اور دس سپاہیوں کو قید کر کے لے گئے۔ ایک دستہ فوج ان کے تعاقب میں بھیجا گیا ہے جو بہت جلد بوئروں کو ہوش میں لائیگا اور قرار واقعی سزا دیگا۔ جنرل ڈیلایل اور بوئر جنرل ڈیویٹ میں تین گھنٹہ تک ایک خونخوار جنگ ہوئی۔ ڈیویٹ کے پاس پانچ توپیں اور ایک ہزار سپاہیوں کی فوج تھی۔ جنرل ڈیلایل نے ایسے زور سے حملہ کیا کہ دشمن نے بھاگ کر اپنی جان چھڑائی۔ جنرل بلر انگلستان کو واپس آتے ہیں۔ الوداعی جلسہ میں فوج نے بڑی تعظیم و تکریم دکھائی۔ لارڈ رابرٹس کے جانے سے پہلے جنگ جنوبی افریقہ کا تمام انتظام آپ ہی کے زبردست ہاتھوں میں تھا ؛

شاہ ایران یورپ کی سیر کر چکے۔ اب ایران کو واپس آتے ہیں جہاں کئی پولٹیکل پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں ؛

تار برقیات

زار روس نے لامائے تبت کے ایک سفیر سے بمقام لوادیا ملاقات کی۔ مارشل والڈرسی پیکن میں تشریف لے آئے۔ الورا انفنٹری ٹنٹسن میں پہنچ گئی اور تین سو سپاہی پاؤٹنگفو کی مہم میں شامل ہو گئے۔ چینی فوج باکسروں کا تعاقب کر رہی ہے۔ جنوبی افریقہ کی مجلس نے جنوبی افریقہ میں ایشیائی مزدوروں کے آنے کی ممانعت کا انتظام کر دیا۔ شہنشاہ جرمن کی والدہ بہت بیمار ہیں۔ اس لئے شہنشاہ نے تمام جلسوں میں آمد و رفت بند کر دی۔ لندن کے پولٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ لارڈ کرزن برٹش وزیر خارجہ بنائے جائیں۔ لارڈ موصوف پہلے بھی محکمہ خارجیہ میں رہ چکے ہیں۔ لیکن دقت کی بات یہہ ہے کہ ان کی بجائے گورنر جنرل کون ہو۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ لارڈ کرزن حکومت ہند سے واپس جانے کے بعد کسی اعلیٰ منصب کے اور بھی زیادہ قابل ہونگے۔ کہا جاتا ہے کہ مصری لارڈ کرامر صاحب صیغہ جنگ کے وزیر مقرر کئے جائیں۔ مسٹر براڈریک صاحب نایب وزیر سررشتہ فارن کامیاب ہو گئے۔ اٹلی نے علاقہ ابی سینیا میں ساٹھ لاکھ روپیہ میں کچھ زمین مول لی ہے۔ جنرل بلر صاحب انگلستان کو روانہ ہو گئے۔ سلطنت ٹرکی کا عجب حال ہے کہ سفیروں کی تنخواہ بھی وقت پر روانہ نہیں کرتی۔ ٹرکی سفیر متعینہ سپین نے اسی سبب سے استعفا دیدیا۔ مسٹر ہنری کیمبل بنرمین لبرل لیڈر نے کلمرناک میں کہا کہ ٹرنسوال کو نو آبادی مقرر کرنے سے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ بوئروں نے آزادی کے اشتیاق میں بہت کوشش کی۔ ان کو قطعی مغلوب کرنا ٹھیک نہیں۔ شہنشاہ زار نے حکم دیا کہ چین میں امن ہوتا نظر آتا ہے۔ مشرقی فوجیں رفتہ رفتہ یورپ کو واپس چلی آویں اور روس کی پالیسی کا کچھ سر پیر نظر نہیں آتا۔ پاؤٹنگفو کو جہاں شہنشاہ چین موجود ہے ٹنٹسن اور پیکن سے دو فوجیں روانہ ہوئی ہیں۔ ایک فوج کے کمانڈر کرنل کیمبل اور دوسری کے کرنل اچرسن ہیں۔ امریکہ میں جدید پریسیڈنٹ کا انتخاب ماہ نومبر میں ہو جائیگا۔ مسٹر میکنلی پھر منتخب ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر برایان بھی ہونا چاہتے ہیں۔ مہاراجہ سندھیا کا ہسپتال جہاز ہانگ کانگ پہنچ گیا۔ ہانگ کانگ میں دس ہزار فوج ہندوستان سے منگوا کر اور رکھنی پڑیگی۔ کیونکہ ماہ نومبر میں جنوبی صوبجات چین میں ایک بغاوت ہونے والی ہے۔ شنشولر نام جہاز عدن سے بمبئی کو چلدیا۔ مسٹر چمبرلین نے ایک تقریر میں کہا کہ تمام یوروپین سلطنتوں سے اتفاق رکھیں گے۔ امریکہ کے ساتھ سب سے زیادہ ؛ ہائیڈل برگ نل اسپروٹ پیٹرسبرگ میں بوئروں کے ساتھ خفیف جنگ ہوئی ؛

خُداداد لیاقتیں

یہہ بات بخوبی ظاہر ہو کہ دنیا میں انسان سب کچھ سیکھکر حاصل کرتا ہو اور رفتہ رفتہ کہیں کہیں سے کچھ نہ کچھ ٹٹور کے اور جمع کر کے اپنے لئے معلومات کا ذخیرہ پیدا کرلیتا ہو اور اس طرح ہر فن و کام میں مہارت حاصل کرتے کرتے تجربہ کار آدمی بن جاتا ہو۔ اور اپنی محنت و سعی اور کوشش سے دوسروں پر ترجیح پاجاتا ہو۔ لیکن یہہ بات ضرور ہوتی ہو کہ طبیعت کی رسائی اور ذہن کی صفائی ہر قسم کی ترقی کی افزودگی کے لئے کام کرتی ہو۔ اور جو زیادہ ذہین اور ہوشیار ہوتے ہیں وہ جلد گوئے سبقت لے جاتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ ترقی اور بہرومندی کا باعث خداداد لیاقت ہوتی ہو جو بعض انسانوں کی طبیعت میں قدرت نے رکھی ہوئی ہوتی ہو۔

یہہ امر نہ صرف دنیاوی کاموں کے بارے میں ہو بلکہ روحانی عالم میں بھی لیاقتوں کی ضرورت ہو۔ جس طرح سے کہ دنیا کے کاروبار میں ترقی کا مادہ ہونے سے جلد کام فتح ہو جاتا ہو۔ اسی طرح پر دینی کاموں میں ترقی کا مادہ ہونے سے انسان جلد ترقی کرسکتا ہو۔

دینی معاملات میں خدا کی نعمتیں اور برکتیں انسانوں پر عالم بالا سے نازل ہوتی ہیں اور خداداد لیاقتیں ملنے کے سبب سے انسان خاطرخواہ ترقی کرسکتا ہو۔ وہ نعمتیں ذیل میں ہیں اور ان کا انسان محتاج بھی ہو۔

اوّل۔ حکمت اور خرد کی لیاقت۔ دنیاوی حکمت کا حاصل ہونا انسان کی اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہوسکتا ہو پر روحانی اور دانشمندی کا حصول انسان کی اپنی کوشش کا پھل نہیں ہوسکتا کیونکہ دنیا میں ایسا کوئی اُستاد یا وسیلہ نہیں ہو کہ جو روحانی حکمت اور عقل سکھلا سکے۔ اسی لئے انجیل مقدس میں یہہ روح کی نعمت کہلائی گئی ہو۔ ۱ قرنتیوں ۱۲: ۴۔

دویم۔ ایمان کی لیاقت۔ ایمان کی لیاقت انسان کو دین الٰہی کے ماننے اور پیروی کرنے میں نہایت ضرور ہو۔ جب تک خوبی ایمان انسان میں اعلیٰ درجے کی نہ ہو تب تک دین کی کوئی خدمت نہ انجام پاسکتی ہو اور نہ نجات کی دولت حاصل ہوسکتی ہو۔ انسان ازخود ایمان کو پیدا اور ایجاد نہیں کرسکتا یہہ دادِ الٰہی ہو۔ الٰہی دین کے معتقد ہونے کے لئے ایمان کی ایسی ضرورت ہو جیسی انسان کے بدن کے لئے روح کی ضرورت ہو جس کے بغیر وہ مُردہ ہو۔ لیکن یاد رہے کہ یہہ بھی خداداد لیاقت ہو۔ انسان اس کو خود پیدا نہیں کرسکتا۔ اس کی ذاتی طبیعت کا میلان بے ایمانی اور کم اعتقادی کیطرف کشش مقناطیسی کی طرح گناہ ہی کی طرف کھینچتا ہو تو پھر اس کو یہہ خوبی کیونکر حاصل ہوسکتی ہو کہ ایمان جیسی بیش قیمت شے اس میں خودبخود آموجود ہو۔ لہذا یہہ نعمت بخشش الٰہی ہو خداوند یسوع کے حواریوں نے اس سے عرض کی تھی کہ ہمارے ایمان کو زیادہ کر کیونکہ ایمان کی زیادتی الٰہی نعمتوں کی بھرپوری کا باعث ہوتی ہو۔ خداوند یسوع نے رائی کے دانے کے برابر ایمان کی بڑی تعریف کی۔ درحقیقت ایمان ایک نہایت اعلیٰ اور بے نظیر نعمت ہو جس کی انسان کو بڑی ضرورت ہو۔ مگر یہہ عالم بالا کی بخشش ہو نہ کہ انسان کی خود پیدا کردہ شے ❊

الفـــــــــراسم

جے۔ ایس

شریعت کو عدُول کرنا

رابع

ای ناظرین۔ ہم نے خدا کے کلام سے ملاحظہ کیا ہو کہ خدا نے شریعت انسان کو عمل کرنے کیواسطے عنایت کی تھی۔ مگر انسان نے شریعت کو توڑا۔ اور اس کے برخلاف عمل کیا۔ خداوند منصف نے پہلے بنی اسرائیل کو جتا دیا تھا کہ اگر شریعت کے مقصد کو جانو اور اس پر عمل کرو تو جیتے رہوگے۔ اور اگر عمل نہ کرو تو فنا ہو جاؤگے۔ اب ہم خدا کے کلام میں سے اس بات کو معلوم کریں گے کہ شریعت کے عدول کرنے میں کیسے عظیم نقصان صادر ہوتے ہیں جیسے لکھا ہو اگر تو دھیان رکھکے اس شریعت کی سب باتوں پر جو اس کتاب میں لکھی ہیں عمل نہ کریگا کہ اس کے جلالی اور ہولناک نام یہوواہ اپنے خدا سے نہ ڈرے تو خداوند تیری آفتیں اور تیری اولاد کی آفتیں عجیب طرح سے بڑھاویگا کہ سخت آفتیں ہوں جو بہت دن تک رہینگی۔ اور بڑی بیماریاں دیر تک رہینگی۔ استثنا ۲۸: ۵۸-۵۹۔

استثنائی کتاب کا ۲۸ باب دو باتوں کو ظاہر کرتا ہو۔ اول جو شریعت پر عمل کریگا اس کی برکتیں حاصل کریگا اور جو شریعت کو توڑیگا ساری لعنتوں کا سزاوار ہوگا جو بائبل میں مندرج ہیں۔ اُس سے انسان کی فعل مختاری اور ضاراست ٹھہرتا ہو۔ تاکہ انسان آپ اپنے گناہوں سے ملزم ٹھہرے +

بنی اسرائیل شریعت کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تو بڑی غور کرتے اور علاوہ اس کے بڑی باتوں پر توجہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ تواریخ کی کتاب کے زمانہ میں

بنی اسرائیل کا خدا کی شریعت کی بابت بہت ہی بُرا حال تھا کہ وہ ظاہر داری پر بڑا زور دیتے تھے۔ مگر شریعت کے مقصد کو فراموش کرتے تھے۔ اس واسطے خداوند مسیح نے بنی اسرائیل کے معلموں کو فرمایا کہ تم لوگ مچھروں کو چھانتے ہو اور اونٹوں کو نگل جاتے ہو۔

پھر خداوند مسیح نے فرمایا۔ کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ لیکن کوئی تم میں سے شریعت پر عمل نہیں کرتا۔ یوحنا ۷: ۱۹۔ نہ صرف موسیٰ نے شریعت دی۔ بلکہ فرشتوں نے شریعت دی۔ یہہ شریعت دست بدست دی گئی ہے۔ خدا سے فرشتوں کو اور فرشتوں سے موسیٰ کو اور موسیٰ نے بنی اسرائیل کو دی۔ مگر تو بھی بنی اسرائیل نے عمل نہ کیا۔ جیسے مرقوم ہے۔ تم نے فرشتوں کے وسیلے سے شریعت پائی پر عمل میں نہ لائے۔ اعمال ۷: ۵۳۔

شریعت قہر کا سبب ہے

خمس

ای ناظرین۔ آپ جانتے ہونگے کہ شریعت قہر کا سبب کیوں ہے۔ کیا خدا نے اس واسطے شریعت عنایت فرمائی تھی کہ بنی آدم کو قہر کا سزاوار ٹھہراوے؟ ہم خدا کے کلام سے دیکھ چکے ہیں کہ شریعت خدا نے اپنے نیک ارادہ کے مطابق عنایت فرمائی تھی۔ مگر بنی اسرائیل نے شریعت کو آپ اپنے واسطے قہر کا سبب بنایا۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح سے سب نے۔

اوّل۔ شریعت قہر کا سبب ہے۔ کہ شریعت قہر کا سبب ہے۔ اس لئے کہ جہاں شریعت نہیں وہاں نافرمانی بھی نہیں۔ رومیوں ۴: ۱۵۔ کوئی یہہ نہ خیال کرے کہ یہاں شریعت نہیں۔ اب کوئی ملک ایسا نہیں جہاں خدا کی شریعت نہ پہنچی ہو۔ یہہ قول رسول کا سچ ہے کہ شریعت سے نافرمانی معلوم ہوتی ہے۔ اگر شریعت نہ ہو تو نافرمانی معلوم نہیں ہوتی۔ جیسے بنی آدم کے منہہ پر اگر سیاہ داغ ہو تو اس کو کچھ معلوم نہیں یا تو دوسرا آدمی اس کو بتلا دے۔ یا آئینہ سے اپنی صورت دیکھے تو معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح شریعت مثل جتانے والے آدمی یا آئینہ کے ہے۔

دوّیم۔ شریعت سے گناہ کی پہچان ہے

جیسے سُنار کے پاس کسوٹی ہوتی ہے کہ اس سے وہ کھرا اور کھوٹا سونا معلوم کر لیتا ہے۔ ویسے ہی شریعت بنی آدم کے پرکھنے کی کسوٹی ہے کہ شریعت سے جھٹ پٹ گناہ معلوم ہو جاتے ہیں۔ جیسے مرقوم ہے۔ پس کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اس کے سامنے راستباز نہ ٹھہریگا۔ کیونکہ شریعت کے وسیلے گناہ کی پہچان ہے۔ رومیوں ۳: ۲۰۔ یہہ نتیجہ ہے و رومیوں ۷: ۷۔

سوّیم۔ شریعت حکم کرتی ہے۔ رسول ہمارے روزمرہ کے مشاہدوں اور خانگی معاملات کے وسیلے سے سمجھاتا ہے کہ جو شریعت سے واقف ہیں وہ بخوبی سمجھ لیویں کہ وہ شریعت کے بندے ہیں۔ ای بھائیو کیا تم نہیں جانتے رہیں تو ان سے کہتا ہوں جو شریعت سے واقف ہیں کہ کوئی آدمی جب تک جیتا ہے۔ اس پر شریعت کا حکم ہے۔ رومیوں ۷: ۱۔ شریعت یہہ حکم کرتی ہے کہ زندگی بھر میرے حکم میں رہو۔ اگر حکم عدولی کروگے تو لعنت کا باعث ہوگے۔

چہارم۔ شریعت لعنت کا سبب ہے

شریعت کیوں لعنت کا سبب ہے؟ اس واسطے کہ اس پر کسی نے عمل نہیں کیا۔ جیسے لکھا ہے جو کوئی اس شریعت کی سب باتوں پر قایم نہ رہے کہ ان پر عمل کرے اس پر لعنت اور سب جماعت کہے آمین۔ استثنا ۲۷: ۲۶۔ یہہ لعنت آپ ہی انسان اپنے اوپر لایا۔ جیسے گلتیوں ۳: ۱۰ میں مندرج ہے اور یرمیاہ ۱۱: ۳ میں مرقوم ہے۔

شریعت کی غائیت کیا ہے؟

ای پیارے ناظرین۔ شریعت کی غایت کیا ہے؟ یہہ کسی کو معلوم نہیں۔ اگر آپ کسی بنی اسرائیل کے معلم سے دریافت کریں کہ شریعت کی غایت کیا ہے؟ تو وہ کبھی بھی صاف الفاظ میں اس کا جواب نہ دیگا۔ مگر رسول روح کی ہدایت سے ہم پر روشن کرتا ہے کہ شریعت کی غایت کیا ہے؟ آپ تمام دنیا کے لوگوں سے دریافت کرو کہ تم لوگ جو قربانی کرتے ہو اس کی غایت کیا ہے۔ تو وہ بھی نہیں جانتے۔ مگر آو رسول کی آواز سنو وہ ہمیں بتلاتا ہے۔

اوّلاً۔ شریعت کی غائیت مسیح ہے۔ جیسے مذکور ہے۔ شریعت کی غایت یہہ ہے کہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی ہو۔ رومیوں ۱۰: ۴۔ یہہ غایت شریعت کی ہے کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لاوے مسیح اس کی ایمانداری ہووے کہ مسیح کی ایمانداری اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

ثانیاً۔ شریعت مسیح تک پہنچانے کو اُستاد تھی۔ جیسے اُستاد کا کام ہے کہ طالب علم کو علم کی تہ تک پہنچانا ویسے ہی شریعت اُستاد ہے۔ جیسے لکھا ہے پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد ٹھہری۔ تاکہ ہم ایمان سے راستباز گنے جاویں۔ گلتیوں ۳: ۲۴۔ شریعت کی غایت مسیح تھا۔

ثالثاً۔ شریعت مسیحی نعمتوں



ثالثاً۔ شریعت مسیحی نعمتونکی پرچھائیں تھی۔ جیسے مذکور ہو اکیونکہ شریعت جو آنے والی نعمتوں کی پرچھائیں ہو ان چیزوں کی حقیقی صورت نہیں۔ سال بسال ان ہی قربانیوں سے جو وہ ہمیشہ گذرانتے ان کو جو پاس آتے ہیں کبھی کامل نہیں کرسکتی عبرانیوں ۸: ۵ و ۹: ۲۳-۲۔ قلسیوں ۲: ۱۷+

غورطلب

ای پیارے ناظرین۔ ہم نے خدا کے نام سے بخوبی معلوم کرلیا ہو کہ شریعت کا مقصد کیا ہو؟ اور شریعت کی تابعداری میں کیا نفع ہو۔ اور شریعت کے عدول کرنے سے ہم پر لعنت ہو۔ گویا شریعت شریعت والوں کے لئے قہر کا سبب ہوئی اور شریعت کی غایت بھی معلوم ہوگئی ہو۔ اب ہم اس بات کو دیکھیں کہ شریعت کی تکمیل کس قاعدہ پر ہو+

پس کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ہیں؟ ایسا نہ ہووے۔ بلکہ ہم تو شریعت کو قایم کرتے ہیں۔ رومیوں ۳: ۳۱ ؛

داف ـــــــــــــــــــــم

جے۔کے

بقیہ

آریاصاحب کے خیالات کی تردید

اختلاف ہشتم

(۸) معترض صاحب کا خیال ہو کہ متی ۱۵ باب ۳۰ آیت میں بہت سے بیماروں یعنے لنگڑوں۔ اندھوں۔ گونگوں۔ اور ٹنڈوں وغیرہ کا ذکر ہو کہ جماعتیں اُنہیں خداوند مسیح کے پاس لائیں کہ وہ ان کو چنگا کرے۔ لیکن مرقس ۷ باب ۳۰ آیت میں صرف ایک شخص کا ذکر ہو کہ مسیح پاس لائے جو گونگا۔ بہرہ تھا ان دونوں مقامات میں اختلاف ہو۔

عزیزمن ان مقامات میں اختلاف وتناقض کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ یہہ فوق العادت کے کام ایک ہی جگہہ پر ظہور میں نہیں آئے۔ ان معجزات کے واقعہ ہونے میں جگہہ اور وقت کا فاصلہ وتفاوت نظر پڑتا ہو۔ دیکھو انجیل متی ۱۵: ۲۹ جب وہ ایک پہاڑ پر چڑھکر بیٹھا۔ تب جماعتیں لنگڑوں۔ اندھوں وغیرہ کو خداوند مسیح پاس لائیں اور مرقس ۷: ۳۱ و ۳۲ آیت میں یوں لکھا ہو کہ وہ دکاپولس کی حدوں میں ہوکر دریائے جلیل کے پاس آیا۔ ایک بہرہ گونگے کو اس پاس لائے۔ ان مقاموں کا بیان بعض بعض باتوں میں اتفاق و مناسبت رکھتا ہو۔ خاصکر دریا کی نسبت و مطابقت دونوں مقاموں میں پائی جاتی ہو۔ مگر دریا کے سبب سے دو جگہہ کے افعال یا دو جگہہ کا وقوعہ ایک جگہہ پر خیال نہیں کیا جاسکتا ہو کیونکہ ممکن ہو کہ ایک جگہہ دریا کے کنارے پر ایک کام کیا جائے۔ اور پھر دوسری جگہہ دریا کے کنارے کچھ فاصلہ پر جاکر کوئی دوسرا کام فوق الانسانیت کا دکھلایا جاوے۔ جیسا کہ متی ۱۵: ۲۹ آیت میں لکھا ہو۔ جب وہ یعنے خداوند مسیح پہاڑ پر چڑھکر بیٹھا۔ تب لنگڑوں۔ اندھوں وغیرہ کو اس پاس لائے۔ اور مرقس ۷: ۳۱ و ۳۲ آیت۔ جب وہ دکاپولس کی سرحدوں میں ہوکر دریائے جلیل کے پاس آیا تو بہرے۔ گونگے کو اس پاس لائے۔ اور پھر مرقس ۷: ۳۳ میں لکھا ہو کہ اس بہرے گونگے کو خداوند بھیڑ میں سے کنارے لے گیا۔ اور اپنی انگلیاں اس کے کانوں میں ڈالیں اور اس کو شفا بخشی۔ اور متی ۱۵: ۲۹ و ۳۰ لکھا ہو۔ جب خداوند دریا کے نزدیک آیا اور ایک پہاڑ پر چڑھکر بیٹھا تب جماعتیں اندھوں۔ لنگڑوں وغیرہ کو اس پاس لیکر آئیں بس ان موقعوں پر خیال دوڑانے سے صاف نظر آتا ہو کہ دو جگہہ پر یہہ وقوعہ ہوا۔ اور جب دو جگہہ ہیں تو ایک ہی فعل نہیں۔ اور نہ ایک دفعہ اور نہ ایک وقت وقوع میں آیا۔ بلکہ یہہ جُدا جُدا جگہوں اور وقتوں اور موقعوں پر افعال معجزانہ ظہور میں آئے ہیں۔ لیکن افسوس یہہ ہو کہ معترض صاحب نے مقامات مذکورہ بالا کو ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرکے نہیں دیکھا اگر دیکھتے تو تناقض کا خیال انکے دل میں نہ آتا

ایماندار، راستباز کی آزمایش

"اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے۔ اور سفید کئے جائیں گے۔ اور آزمائے جائیں گے۔ مگر شریر شرارت کریں گے۔ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھیگا پر دانشور سمجھیں گے" دانئیل ۱۲: ۱۰۔ دانئیل مسیح خداوند کے زمانہ کی طرف اشارہ کرتا ہو جبکہ لوگ پاک اور سفید کئے جائیں گے۔ اور وہ یہہ بھی کہتا ہو کہ وہ آزمائے جائیں گے۔ یہہ اس وقت ہوتا ہو جبکہ انسان بچایا جاتا تاکہ وہ وقت پر آزمایا جاوے۔ نجات اس کو پورے طور پر گناہوں سے بچاتی ہے لیکن ہم آزمایشوں اور مشکل امتحانوں میں پڑیں گے۔ جب تک ہم اس دار فانی میں سفر پر ہیں۔ ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند ہم کو ان تمام تکلیفوں سے بچانے میں وفادار اور

صادق القول ہو۔ اگر ہمارا بھی آزمایا گیا تو ہم بھی ضرور آزمائے جائیں گے کیونکہ اگر ہم۔ اگر ہم اس کے ساتھ دُکھ اُٹھاویں ہم اس کے ساتھ سلطنت بھی کرینگے،، پولوس ہم کو سکھاتا ہو۔ ،،تم نے گناہ کے مقابلہ میں کوشش کرکے ہنوز خون تک سامنا نہیں کیا اور تم اس نصیحت کو جو تمہیں جیسا فرزندوں کو کی جاتی ہو بھول گئے ،، دکہ ای میرے بیٹے خداوند کی تنبیہ کو ناچیز مت جان۔ اور جب وہ تجھے ملامت کرے شکستہ دل مت ہو کیونکہ خداوند جس بیٹے کو پیار کرتا۔ اسے تنبیہ کرتا ہو اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہی پیٹتا ہی عبرانیوں ۱۲: ۳-۵ وغیرہ۔ ہم اس سے کئی ایک باتیں نکالیں گے جس سے ہمارا خداوند ہو کر گذرا۔ وہ پلاطوس سے گرفتار کروایا گیا۔ اور ستایا گیا سپاہیوں نے بھی بے رحمی سے اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ اس کو طمانچے مارے۔ اس کے منہہ پر تھوکا۔ اور آخر کار وہ صلیب دیا گیا اور مارا گیا۔ ہم اب تک اس نوبت کو نہیں پہنچے۔ تاہم خداوند کسی مصیبت کو ہم پر آنے نہ دیگا جب تک ہمارے لئے بچاؤ کی راہ نہ نکال دے بشرطیکہ ہم تمام باتوں میں اس کی فرمانبرداری کریں۔ ہم پر سخت تکلفات آسکتی ہیں۔ اور ہم چاروں طرف سے دشمنوں سے گھیرے جاسکتے ہیں جو کہ ہم پر فوراً حملہ کرنے کو کمربستہ ہیں۔ لیکن جب ایمان کی سپر اٹھائی جاتی ہو اور ہم اپنی آنکھیں اس کی طرف جو کبھی دشمن سے مغلوب نہ ہوا لگائے رکھیں تو ہم دشمن کے خطروں سے امن وچین میں پوری طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے سامنے سخت آزمایش کا آنا ضروری معلوم ہوتا ہو۔ تاکہ ہم اس بات کو جو خداوند ہم سے کروانا چاہتا ہو پورے طور پر کرسکیں۔ اگر یہہ ضروری ہو خداوند ہم کو سختی سے آزمائیگا۔ تو بہتر ہو کہ ہم دعاؤں کے ساتھ

اور روزے سے اس کے سامنے اس کی مرضی کے مطابق آزمائے جاویں۔ مگر ضروری بات یہہ ہو کہ خداوند کی بات کے شنوا رہیں۔ جب بنی اسرائیل ملک کنعان بس گئے۔ وہاں ان کو کچھ کرنا تھا۔ ان کو لڑائی لڑنی تھی۔ اور نئی فتحیابی حاصل کرنی تھی۔ جب تک وہ خداوند کے حکموں پر چلے اور اسکی بات کے شنوا ہوئے۔ وہ کسی جنگ میں مغلوب نہ ہوئے۔ مگر جب خداوند کی نافرمانی کی اسی دم فتح ان سے جاتی رہی۔ اور وہ شکست کھانے لگے اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں کمزور پائے گئے کیونکہ خداوند سے دور تھے۔ ان کو دنیاوی لڑائیاں کنعان میں لڑنی تھیں۔ ہم کو آسمانی کنعان پانے کے لئے اس سے کچھ کم نہیں معلوم ہوتا ہو۔ بہت آدمی روح میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنے میں راضی نہیں ہیں جو کہ خداوند ان کی بہتری کے لئے کرتا ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے آپ کو خداوند سے دور پاتے ہیں۔ پولوس آزمایش کے وقت خداوند کی تعریف کرتا ہو۔ ،،یہہ جانکر کہ آزمایش سے صبر پیدا ہوتا ہو،، اگر ہم صبر میں آگے قدم مارنا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ جب آوے ہم نا امید نہ ہوں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو بجائے خداوند کو پانے کے ہم اس سے بالکل دور ہو جاتے اور دشمن کے حملہ کرتے وقت بالکل بے سروسامان پائے جاتے ہیں۔ خواہ ہم کو کتنا ہی تجربہ کیوں نہ ہو دشمن ہم کو بعض اوقات ضرور آدبائیگا۔ لیکن ہم کو ایسے موقعوں پر کیا کرنا چاہئے ہو جب خداوند مسیح بیابان میں پہنچایا گیا۔ وہ کئی طرح سے آزمایا گیا تھا (متی ۴: ۱-۱۱ تک) لیکن وہ ہر بار شیطان کو کلام الہی سے جواب دیتا تھا۔ جبکہ آخر شیطان انکو

چھوڑ کر بھاگ گیا (۱۱ آیت) ،،اے میرے بھائیو جو نبی خداوند کا نام لیکر فرماتے تھے اُن کے دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کو نمونہ سمجھو۔ دیکھو ہم ان کو جو صبر کرتے ہیں نیک بخت سمجھتے ہیں۔ تم نے ایوب کے صبر کا حال سُنا ہو اور خداوند کی طرف جو انجام ہوئے جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہو،، یعقوب ۵: ۱۰-۱۱ آیات۔ یعقوب ہم کو سکھاتا ہو کہ تم نبیوں کی تکلیفوں کا نمونہ پکڑو۔ پولوس ہم کو بتاتا کہ نبیوں پر کیا کیا تکلیفیں آئیں۔ ،، بعض پیٹے گئے اور چھٹکارا قبول نہ کیا تاکہ بہتر قیامت تک پہنچیں۔ بعضے اس امتحان میں پڑے کہ ٹھٹھوں میں اُڑائے گئے۔ کوڑے کھائے۔ زنجیر اور قید میں پھنسے۔ پتھراؤ کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے۔ شکنجے میں کھینچے گئے۔ تلوار سے مارے گئے۔ بھیڑ بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے تنگی میں۔ مصیبت میں۔ دُکھ میں مارے پھرے۔ (دنیا ان کے لائق نہ تھی) وہ بیابانوں۔ پہاڑوں۔ اور غاروں۔ زمین کے گڈھوں میں خراب وخستہ پھرا کئے،، عبرانیوں ۱۱: ۳۵-۳۸۔ بعض انسان ہیں جن کو کوئی آزمایش پیش نہ آئی۔ یہہ اس لئے نہیں کہ وہ خداوند کے حضور نیک زندگی بسر کرتے بلکہ اس لئے کہ ان کی روح مختلف حالتوں میں رہی پھر بعض ہیں جن کو خداوند کی حضوری پوری طرح نصیب نہ ہوئی۔ لیکن بار بار امتحان میں پڑے۔ وہ اس بات سے ناواقف رہے کہ خداوند کی نافرمانی کے باعث ان پر یہہ آفتیں واقعہ ہوئیں اور یہہ آزمایش استحان کی آزمایش نہیں کہلاتی۔ خداوند کے کلام میں لکھا ہو ،،خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی خونی یا چور یا بدکار یا اوروں کے کاموں میں دخل کرنیوالا

ہو کے دُکھ پاوے۔ پر اگر کوئی کرستان ہونے کے سبب سے دُکھ پاوے تو نہ شرماوے بلکہ اس سبب سے خدا کی بزرگی کرے۔" ا پطرس ۴: ۱۵ و ۱۶۔ یہہ آیات دو قسم کی آزمایش اور دو ہی قسم کے آدمیوں کا ذکر کرتی ہیں۔ ایک قسم میں نافرمانبردار شامل ہیں جو اپنے اوپر تکلیفیں لائے۔ دوسرے قسم میں خداوند کے فرزند شامل ہیں جو مسیحی نمونہ کے موافق تکلیفیں اُٹھاتے اور صبر کر کے برداشت کرتے ہیں۔ سو جب ہم آزمایشوں میں ہو کر گذرتے ہیں تو یہہ سوچیں کہ وہ خدا کی مرضی سے ہیں یا نہیں۔ "کیونکہ میری سمجھ میں زمانہ حال کے دُکھ درد اس لایق نہیں کہ اس جلال کے جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے مقابل ہوں۔" رومیوں ۸: ۱۸ ؎

راقم

سکندر خاں

پادری متھیاس صاحب مرحوم

صاحب مذکور موضع فتح پور ضلع لکھنو ۱۸۱۶ء میں پیدا ہوئے۔ اُن کے آباو اجداد قوم کے قنوجی برہمن تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام اننت لعل تیواری تھا۔ آپ کا اصلی نام ماتادین تھا۔ جس گاؤں میں پیدا ہوئے تھے وہ برہمنوں کا کہلاتا تھا۔ گاؤں کے لوگوں میں باہمی عناد و فساد رہتا تھا۔ اننت لعل ایک جاگیردار تھا۔ اور وہ ان ہی جھگڑوں میں مارا گیا۔ اور جو جایداد تھی وہ بھی چھن گئی۔ اُس وقت ماتادین کی عمر کل ۹ برس کی تھی۔ کچھ قدرے زمانہ کی حالت کے موافق پڑھا پڑھایا پھر آ کر لکھنو میں رہے۔ وہاں پر نواب صاحب کے محکمہ دربانی کی ملازمت حاصل کی۔ کچھ مدت وہاں رہ کر چوتھی رجمنٹ سکھ انفنٹری میں پیادہ بھرتی ہو گئے۔ پنجاب کی سکھوں کی لڑائی کے وقت وہ بھی اپنی فوج کے ساتھ پنجاب میں آ گئے اور جب پنجاب ۱۸۴۹ء میں زیر قبضہ سرکار انگلشیہ آ گیا۔ تب ان کی فوج نے لدھیانہ میں مقام کیا۔ وہاں پھرتے پھراتے پادری ولیم نیوٹن صاحب مرحوم سے ان کا سابقہ پڑا۔ کچھ پرچات مسیحی دین کے متعلق ان کو دئے گئے جن کا انہوں نے مطالعہ کیا۔ مسیحی دین کی باتیں ان کے دل کو بھا ئیں اور تب سے متلاشی دین ہو گئے۔ ایک روز کچھ اپنے ہمراہیوں کو لیکر اتوار کو گرجا گھر میں وعظ سُننے کے لئے آئے۔ اس موقعہ پر بزرگ پادری جان نیوٹن صاحب مرحوم مضمون بعنوان "آج نجات کا روز ہے۔ آج مقبولیت کا دن" سُنا رہے تھے۔ ان کا کلام کچھ ایسا دل کو کُھبا کہ فوراً اپنا جنیؤ گلے سے نکالکر پھینک دیا۔ اور پادری صاحب مرحوم کے پاؤں پر جیسے ہندوؤں میں عجز ظاہر کرنے کا رواج تھا اپنا سر رکھدیا۔ اور حقیقی توبہ کا اظہار کیا۔ پادری صاحب نے ایک چشم زدن میں ان کو اپنے پاؤں پر سے اُٹھا لیا۔ یہہ کہکر کہ سجدہ کرنا صرف خدا کو روا ہے۔ آپ کے ہمراہیوں نے اس کارروائی سے ان کو روکنا چاہا مگر وہ پادری صاحب کے ہمراہ ہو لئے۔ اور جب ان کا یقین مسیحی مذہب کی حقانیت پر پورا جم گیا اور پادری صاحب نے ان کی چال و چلن خوب دیکھ بھال لی تو بپتسمہ دیدیا۔ اور نومرید کے وقت سے متھیاس کے نام سے موسوم ہوئے۔

۱۸۵۱ء میں برہما کی لڑائی میں فوج کے ساتھ گئے اور بہادری کا تمغہ حاصل کیا۔ کل آپ کے اعلیٰ افسر خیر خواہی اور بہادری کی وجہ سے آپ سے خوش تھے ۱۸۵۵ء میں پھر لدھیانہ میں واپس آئے اور فوج سے اپنا نام کٹوا کر مشن میں داخل ہوئے۔ اور اپنا بپتسمہ یاد کرا لیا۔ یہہ واقعہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۵ء میں ہوا۔ فوج میں بھی ایک مجلس مذہبی تجسس کے لئے آپ نے قایم کی تھی جس کے طفیل سے دو اشخاص عیسائی ہوئے۔ یعنے یعقوب کشن سنگھ صاحب اور مسیح چرن صاحب۔ یعقوب کشن سنگھ تو ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کے متعلق کام کرنے لگے اور بعہدہ پرلیسٹ ممتاز ہو کر کرنال میں مقرر ہو گئے اور مدت مدید تک کام کرتے رہے اور وہیں فوت ہوئے۔ فوج میں ان کو ترقی کا وعدہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ آپ ایک بہادر شخص تھے اور افسران ان کی قدر کو پہچانتے تھے۔ مگر خداوند کے کام کے لئے چار روپیہ کی چپراسی کا اُٹھانا ان کو زیادہ تر منظور ہوا۔ اور بعہدہ کیٹی کسٹ مقرر ہو کر پہلے پہل انبالہ میں کام کرنا شروع کیا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے ایام میں انبالہ ہی میں تھے۔ اور جب اوروں کو اپنی حفاظت کی سُوجھی تو یہہ برابر دلیری کے ساتھ روزمرہ منادی کے کام میں مصروف رہے۔ بلکہ ایک مرتبہ بلیچن کے گنڈوں نے ان کو گھیر لیا۔ اور کتاب ان کے ہاتھ سے چھین لی۔ مگر وہ بڑا حوصلا کر کے ان کے بیچ سے نکل گئے۔ اس وقت آپ مشن سے قطع تعلق کر چکے تھے اور پھر روزگار کی خاطر جالندھر کو روانہ ہوئے۔ وہاں پر بزرگ پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم سے تعرف حاصل کیا۔ مشن احاطہ میں ان کو جگہہ دی گئی۔ اور وہاں سے پادری صاحب موصوف سے ایک سفارشی خط لیکر مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب والی کپورتھلہ کے جو ہر ایک مسیحی کام کے بڑے معاون تھے

پس گئے۔ اور فوج میں بھرتی ہونے کے لئے درخواست کی۔ مہاراجہ صاحب نے فوجی قواعد میں ان کو پوری مہارت رکھتے ہوئے پایا۔ اور اپنی فوج کو قواعد سکھلانے کے لئے ان کو ایک استاد مقرر کیا۔ مگر خداوند کا کلام سنانے سے نہیں چوکے۔ مگر وہاں ان کا دیر تک رہنا نہیں ہوا۔ کیونکہ کالٹن صاحب وغیرہ نے بزرگ پادری گولک ناتھ صاحب کی معرفت ان کو پھر مشن کے کام کے لئے بلا لیا۔ اور انبالہ میں کیٹی کسٹ کے کام میں مکرر تعینات ہوئے۔ کئی ایک اشخاص نے انبالہ میں ان کے ذریعہ مسیحیت سے شرف حاصل کیا۔ جن میں بابو ہیرا سنگھ معہ اپنی بیوی اور کریم بخش صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ بابو ہیرا سنگھ اب لدھیانہ میں مقیم ہیں اور ان کے خاندان نے قابل تحسین شرف حاصل کیا ہے۔ ان کی ایک بیٹی ہمارے لایق پادری ڈاکٹر احمد شاہ صاحب کے گھر میں بیاہی ہوئی ہیں۔ یہہ صاحب موصوف بھی انہیں کو اول محنت سے مسیحیت کی طرف رجوع ہوئے تھے۔ اور بابو ہیرا سنگھ کی دوسری لڑکی امتحان انٹرنس میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور ان کا ایک بیٹا سرکاری ملازمت کرتا ہے۔ پادری متھیاس نے انبالہ میں نوکری چھوڑ کر وطن کا ارادہ کیا اور ایک خط کرنل کالن مکنزی صاحب بہادر کو جو آپ پر مہربان تھے ملازمت کے لئے لکھ بھیجا۔ اور خود دہلی پہنچے۔ صاحب بہادر نے اپنی طرف سے ماہواری تنخواہ دینے پر دوبارہ ان کو انبالہ میں واپس جانے کی فہمایش کی اور مشنری صاحبان کو لکھ بھیجا کہ متھیاس کو آزادی سے کام کرنے دیویں۔ دہلی کے ایس۔ پی۔ جی۔ مشن نے ان کے لینے کی کوشش کی۔ مگر چونکہ وہ پکے پرسبیٹرین تھے غیر مشن میں ملازمت کرنا ان کی طبیعت گوارا نہیں کرتی تھی۔ پھر لدھیانہ میں آئے اور یہاں بزرگ پادری۔ جے۔ جی۔ ولیس صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے اور خوب نباہی۔ بہت لوگ ان دونوں صاحبان کی مساعی جمیلہ کے ذریعہ عیسائی ہوئے۔ جن میں پادری احمد شاہ صاحب اور دولا سنگھ وغیرہ شامل تھے۔ یہیں بہت پادری ممتاز ہوئے۔ جس سال پادری جینور صاحب میلہ انند پور میں ایک اکالی کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اس وقت آپ بھی ان کے ہمراہ تھے اور آپ نے ہی اس خونی مردود کو بڑی دلیری سے بھاگ کر پکڑا تھا اور پولیس کے حوالہ کر دیا تھا۔ اور از اں بعد متواتر سال بسال میلہ مذکور میں جاتے رہتے اور منادی کرتے پھرتے تھے۔

۱۸۷۰ء میں پادری روڈالف صاحب مرحوم اور پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب کی تجویز سے روپڑ کا سٹیشن ان کے تفویض ہوا۔ جہاں بہت جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ وہاں بھی دو ایک اشخاص نے ان کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔ ۱۸۸۳ء میں کچھ مدت موزنگ میں بھی تبدیل ہو کر آئے اور کئی ایک اشخاص کو بپتسمہ دیا۔ ۱۸۸۵ء سے لیکر تادم مرگ روپڑ میں کام کرتے رہے۔ آخری وقت تک چلتے پھرتے رہے اور گو ضعیف العمری کے سبب تخفیف میں آئے مگر کام کرتے چلے گئے۔ آپ کا طرز منادی کا بہت سیدھا سادہ تھا۔ بہت لوگوں سے رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ گھر گھر لوگوں کے پاس جاتے اور شخصی گفتگو کی چھیڑ چھاڑ رکھتے۔ لوگ ان کی بڑی توقیر اور عزت کرتے تھے۔ اب بعارضہ ہیضہ فوت ہوئے۔ جنازہ کے وقت گو ہیضہ شہر اور دیہات میں پھیلا ہوا تھا۔ اور لوگ فراہم ہونے سے ڈرتے تھے تاہم ایک بڑا ہجوم جنازہ کے وقت موجود تھا۔ بلکہ ہندو مسلمانوں نے تکفین اور تدفین میں بہت مدد پہنچائی۔ اور ان کے جنازہ کو کندھوں پر اٹھانے میں دریغ نہ کیا۔ اور ایک مسلمان رئیس نے مقبرہ کے لئے کچھ اراضی بھی عطا کر دی۔ پادری اوپل صاحب نے تدفین کے وقت نماز پڑھائی۔

پادری متھیاس صاحب ایک آزاد طبیعت کا بندہ تھا۔ آزادی ایک ایسا جوہر ہے جس کو اکثر لوگ پسند نہیں کرتے۔ مگر اگر آزادی کے ساتھ نیت کی صفائی ہو اور مسیحی کیرکٹر میں کوئی نقص نہ آتا ہو اور ساتھ ہی روش مطابق کلام کے ہو تو اس قسم کی آزادی ہزار مرتبہ اس قید سے بہتر ہے جس میں انسان اپنی آزادی کا خون کر کے ایک ریاکار مکار۔ چاپلوس اور سست بخیی بن جاتا ہے۔ وہ ایک بڑے بہادر شخص تھے اور اس جوہر کو منادی کے کام میں بھی بخوبی سرانجام دیا۔ وہ ایک نہایت خلیق شخص تھے۔ اور ان کے ساتھ برتنے کے لئے کسی قدر دوراندیشی کی ضرورت تھی۔ تب تو وہ غلام بن جاتے تھے اور ہر ایک نصیحت پر عمل کرتے تھے۔ آپ مہمان نواز بھی پرلے درجہ کے تھے۔ خاطرداری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ کے تین لڑکے اور ایک بیٹی ہے۔ آپ کا بڑا لڑکا مسٹر چارلس متھیاس۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کے متعلق کرنال میں کام کر رہے ہیں۔ اور سہارنپور سیمنری کے پاس شدہ ہیں۔

آپ ۸۴ برس کی عمر میں اس دنیا سے رحلت

کر گئے۔ آپ کی بیوی صاحبہ اب تک زندہ ہیں۔ اور کمال صبر اور استقلال کے ساتھ مفارقت کے صدمہ کو جھیل رہی ہیں۔ خدا ان سب کو تسلی وتشفی عنایت کرے۔ فقط

مسیحی کاشتکارونکی جماعتیں

مسیحی کاشتکاروں کی جماعتوں کے قیام کا کام جو مشنری صاحبان نے دیسی کلیسیا کے لئے کیا ہے نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ البتہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جیسا ہر ایک کام کے شروع کرنے میں تکلیفات ومشکلات در پیش آیا کرتی ہیں ویسا ہی اس کام میں بھی بہت سی مشکلات رونما ہیں۔ کہ جن کو بعض وقت حل کرنا محال معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض وقت ایسی مشکلات کا سخت مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے کہ جس سے بہت لوگ جو کم ظرف وبزدلے ہوتے ہیں اپنی ہمت ہار کر اپنی رائے میں ناامیدی ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔ اور ایسے کاموں کو جاری کرکے پچھتاتے بھی ہیں۔ کیونکہ ان کو بباعث ناتجربہ کاری وبزدلی کے مشکلات کا مقابلہ کرنا اور مرد میداں ہو کر غالب آنا محال نظر آتا ہے۔ اور مشکلات کا پیش آنا تو امر ضروری ہے۔ کیونکہ یہہ کاشتکاروں کی چھوٹی اور ذلیل سی قوم جو اب ہمارے خداوند کے پاس آتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ بمقابلہ دیگر اقوام کے۔ علم واخلاق وتہذیب۔ اور دیگر فضایل میں بہت ہی کمزور اور سب سے نیچ اور سب کی نظروں میں گری ہوئی ہے لیکن یہہ امر طبعی ہے کیونکہ ہر ایک بچے سے جوان اور جاہل سے عالم ہوتا ہے۔ اور کوئی پودہ پیدا ہوتے ہی سایہ دار اور پھول وپھلوں سے لدا ہوا نہیں دکھائی دیتا۔ جیسا کہ ہر ایک چیز میں رفتہ رفتہ ترقی ہوتی ہے۔ ویسا ہی ان مسیحی کاشتکاروں کی جماعت میں بھی ہونی لازمی ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم اس میں ترقی کے آثار ابھی سے دیکھتے ہیں اور یہہ کیوں نہ ہو کیونکہ کوئی ایسی قوم وگروہ نہیں ہے۔ جو آفتاب صداقت کے پاس آکر اس کے نور سے منور نہ ہوئی ہو۔ یا فضایل میں ترقی نہ کی ہو۔ تواریخ اس کی شاہد ہے۔ پھر کیوں اس جماعت کی بچوں کی سی حالت کی کمزوریاں دیکھکر ان سے نفرت یا ناامیدی ظاہر کی جائے۔ یا زبان طعن ان کے حق میں کشادہ کی جائے۔ یاد رکھو ہم لوگ بھی گرتے پڑتے۔ بے سمجھ وبے علم خداوند کے ہیں۔ جن کو اس نے اپنے پاک خون سے خریدا ہے۔ وہ قادر ہے۔ وہ قادر ہے۔ وہ ضرور ان کو ایسا استحکام بخشیگا کہ بڑے تعجب کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ اس نے اس سے آگے ایسی ویسی بہت سی وحشی وذلیل قوموں کو بخشا ہے۔ ذرا صبر کرو۔ اور زبان طعن کو بند کرکے دیکھو کہ خداوند ان کو کیا بناتا ہے اور ان سے کیسے کیسے کام لیتا ہے۔ یاد رکھو کہ ہمارا خداوند یسوع ایسے ہی کمزوروں کو زور دیکر وگرے ہوؤں کو کھڑا کرکے اور نیچ وکمینوں کو شریف بناکر اپنا زور دکھاتا۔ اور اپنا جلال ظاہر کرواتا ہے۔ یہی مسیحی کاشتکاروں کی جماعت ہے۔ جو سلف سپورٹ ہو کر اپنے خداوند یسوع کا جلال ظاہر کریگی۔ نہ کہ بابوؤں اور ان رنگے گیدڑوں (سیل سپیٹیوں کی جو خشک بادل کی طرح مختلف تعلیم کی ہواؤں سے جابجا دوڑتے پھرتے اور رات دن فرقہ بازی کی دھن وشکوہ شکایت میں لگے رہتے ہیں) ضرور ضرور انہیں مسیحی کاشتکاروں کی جماعتوں سے جو اب مثل رائی کے بیج کے پنجاب میں نظر آنے لگی ہیں۔ ہمارے خداوند کے لئے سب کچھ کیا جاویگا۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ یہہ لوگ ابھی سے اپنے خداوند کے جلال کے لئے بہت کچھ کرنے لگے ہیں۔ دیکھو کسی جگہہ میں ان کی طرف سے مشاہرہ پاکر ریڈر خداوند کا کلام سُناتے ہیں۔ کہیں انہوں نے بچوں کی تعلیم کے لئے سکول قایم کرلئے ہیں۔ چنانچہ موضع منٹگمری والہ چک ۲۴۴ (جو جناب پادری وگرم صاحب کی محنتوں وکوششوں سے جھنگ بار میں آباد ہوا ہے) کے مسیحی کاشت کاروں نے بیس روپیہ آپس میں چندہ کرکے اپنا عبادت خانہ بنانے لگے ہیں۔ مزدوری وغیرہ کا کام اس کے سوا وہ خود کریں گے۔ اور بعد ازاں سکول وشفاخانہ ومسافرخانہ کو بھی اپنے خرچ سے جاری کرنے کا ارادہ کرچکے ہیں۔ اور امید ہے کہ کچھ عرصے کے بعد اپنے پاسٹر کے خرچ کے بھی خود ہی ذمہ وار ہونگے۔

پس میری پختہ امید ہے کہ یہہ جماعتیں جو پنجاب میں قایم کی گئی ہیں بہت ہی برکت کا باعث ہونگی۔ کاش کہ ایسی اور بہت سی مسیحی جماعتوں کی بستیاں پنجاب میں قایم کی جاویں۔ جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر ہمارے خداوند یسوع کا جلال ظاہر کریں۔ آمین ثم آمین۔

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

راقم

ٹامس پاول نثیر

بقیہ

چندرلیلا سادھنی کا قصہ

ساتواں باب

چندرلیلا کا سابقہ مذہبی پھندوں سے آزاد ہونا

اور اندھوں کو اس راہ سے کہ جسے وہ نہیں جانتے لے جاؤنگا۔ میں انہیں ان رستوں پر جن سے وہ آگاہ نہیں لے چلونگا۔ میں ان کے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہوں کو میدان کردونگا۔ میں ان سے یہہ سلوک کرونگا اور انہیں ترک نہ کروں گا۔

یسعیاہ ۴۲ باب ۱۶ آیت۔

چندرلیلا کلکتہ سے مدناپور کو واپس آئی۔ یہاں اس نے بہت سے شاگرد اکٹھے کئے ہوئے تھے۔ جن کی تعلیم شاستر اور مذہبی کتابوں میں ہوتی تھی۔ ان شاگردوں میں ایک چھوٹا لڑکا بھی شامل تھا جس کو وہ سب سے زیادہ پیار کرتی تھی۔ اور یہہ لڑکا چندرلیلا کے ہاتھ اس طرح آگیا کہ ایک دن ایک عورت نے اس کے پاس آکر اس کو سجدہ کیا اور اس کے پاؤں کو چوما۔ اور یہہ عرض کی کہ مجھ کو ایک سخت رنج ہے اور وہ یہہ ہے کہ میرے گھر میں کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اور میرا خاوند اسی سبب سے دوسری شادی کریگا تو مجھ کو بتلا کہ میں کیا چڑھاوا چڑھاؤں جس سے مجھ کو بیٹا ملے۔ چندرلیلا نے جواب دیکر کہا ای بہن میں کچھ خاص چڑھاوا نہیں جانتی۔ جس کے وسیلے تجھ کو یہہ برکت حاصل ہو سکے۔ لیکن میں ایک دوا جانتی ہوں۔ اور وہ ایک چھوٹے درخت کی جڑ ہے۔ اگر تو کسی بیماری کے سبب سے یا کمزوری کے سبب سے ایسے حال میں ہے تو اس دوا کا استعمال کر اور تجھ کو آرام ہو جاویگا۔ وہ عورت یہہ سنکر خوش ہو گئی اور اس جڑ کا استعمال جس طرح چندرلیلا نے بتلایا تھا کیا کچھ عرصہ کے بعد اس کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور بڑی خوشی ہوئی۔ اس لڑکے کو ماں نے لیکر چندرلیلا کے آگے نذر چڑھا دیا۔ جس نے بچپن سے اسکو تعلیم دی۔

اس کے بعد ایک شہر کے اہلکار نے جس نے چندرلیلا کو کئی مرتبہ رستے پر بیٹھے کبھی بھجن[1] کرتے ہوئے کبھی اپنے شاگردوں کو کوئی نصیحت کرتے ہوئے کئی دفعہ دیکھا۔ اس اہلکار کی بیوی نے چندرلیلا کو اپنے گھر بلا بھیجا اور اس سے کہا کہ مجھکو شاستر کی باتیں سُنایا کر اور انکا گھرانا چندرلیلا سے ایسا خوش ہوا کہ اس اہلکار نے چندرلیلا سے عرض کی کہ ہمارے ساتھ رہے اور اپنے گھر میں ایک کوٹھڑی بھی اس کو خالی کردی جہاں وہ اپنی مورتوں کو رکھ سکے۔ اور آپ رہے۔ اور یہہ وہی مورتیں ہیں جن کو چندرلیلا نے تمام سفر میں اپنے ساتھ رکھا تھا۔ یہاں پر اس نے کئی ایک عورتوں کو شاستر سے تعلیم دی۔ اور اگرچہ مورتوں پر اس کا اعتقاد نہ رہا تھا تو بھی ان عورتوں کی خاطر وہ پوجا پاٹھ کرتی رہی۔

یہاں سے چندرلیلا کئی امیر خاندانوں کی واقف ہو گئی۔ اور ان کے ہاں آنے جانے لگی۔ اور اپنا سارا وقت اپنے شاگردوں کو ہندوؤں کی دینی کتابیں سکھانے میں خرچ کرتی تھی۔

آخر کو چندرلیلا ان سب کاموں سے تھک گئی۔ اور ایک دن اس کے دل میں ایسا خیال آیا کہ اپنی ساری مورتیں اکٹھی کرکے ایک غریب ہندو کے گھر میں لے گئی (جن کی ذات بسترام[2] تھی) اور اپنی مورتیں وہاں ڈالکر اس گھر والی سے کہا کہ تیری مرضی اور شوق ہے تو ان دیویوں کی پوجا کر میں نے بہت برس اور بہت تکلیف سے ان کو اکٹھا کیا۔ اور ان کی پوجا کرتی رہی۔ لیکن میری سمجھ میں یہہ سب میں نے بے فایدہ کیا۔ میں پھر کبھی ان بتوں کو سجدہ نہ کرونگی۔ اس نے یہہ بھی کہا کہ ہندوؤں کے مذہب میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر کچھ ہوتا تو مجھ کو نظر آتا اور میں تسلی پاتی۔ یہہ کہکر وہاں سے چلی آئی۔

چندرلیلا اس چھوٹے لڑکے کے گھر جو سب سے چھوٹا شاگرد تھا۔ اکثر جایا کرتی تھی۔ اُن دنوں میں اُس لڑکے کی بہن کی شادی ہوئی ہوئی تھی۔ اور وہ اپنی سسرال میں جاتی آتی تھی اس لڑکی کی سسرال بھی شہر میں تھی۔ اور ان کا گھر مشن احاطہ کے نزدیک تھا ان دنوں میں ڈاکٹر فلپ صاحب اس مشن احاطہ کے منتظم تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی بہین اور میم صاحبہ زنانہ کام کی منتظم تھیں۔ اور اپنے دستور کے موافق عورتوں اور لڑکیوں کو پڑہاتی تھیں۔ اور مس صاحبہ اس چھوٹی دلہن کو پڑہانے جاتی تھیں۔ جس کا نام پاربتی تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ چندرلیلا پاربتی کو ملنے گئی۔ اور کیا دیکھتی ہے۔ کہ وہ عیسائیوں کی کتابیں پڑہتی تھی۔ چندرلیلا پہلے ان کتابوں سے کبھی واقف نہ تھی اُس نے پوچھا۔ کہ اے پاربتی یہ کتابیں تجھے کہاں سے ملیں؟ پاربتی نے کہا۔ کہ جو میم صاحب مجھ کو سبق پڑہانے آتی ہے۔ انہوں نے یہہ مجھ کو دی ہے +

---

[1] بھجن خدا کی تعریف کرنا۔

[2] بنگالی ہندوؤں میں ایک نیچ ذات کا نام ہے۔

واقعات آئندہ اور رفتہ

خوشی کی خبر ہو کہ الہ آباد کی ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے لئے کینیڈا سے مسٹر اور مسس گریس جنرل سیکرٹیری کا کام کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ دس سال کا عرصہ گذرا ہو کہ الہ آباد کی مشنری کانفرنس کی طرف سے نیو یارک کی انٹرنیشنل کمیٹی کے پاس جنرل سیکرٹیری کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ مگر اس سے زیادہ ضروری درخواستوں کے سبب سے اب تک یہہ درخواست منظور نہیں ہو سکی۔ مسٹر گریس ہر طرح سے اس مفید اور بھاری کام کے لایق معلوم ہوتے ہیں وہ میگل یونیورسٹی واقعہ ملک کینیڈا کے گریجوایٹ ہیں اور انہوں نے اس یونیورسٹی میں ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹیری اور ریفارمڈ اپسکوپل کلیسیا کی پاسبانی کے کام کو کیا ہو۔ علاوہ اس کے وہ ہندوستان کی طرف روانہ ہونے سے پہلے دنیا میں سب سے لایق ایسوسی ایشن کے سیکرٹیری مسٹر ڈی۔ اے۔ بج صاحب کے زیر ہدایت کام کرکے تجربہ حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہو کہ خداوند جس نے اس شخص کو اپنے کام کے لئے بُلایا ہو بہتوں کی نجات کا وسیلہ بناوے۔

پیکن واقعہ ملک چین کے چند مشنریوں کی طرف سے امریکہ کو ایک تار بھیجا گیا ہو کہ شمالی چین کے دیسی مسیحی جو خونریزی میں قتل ہونے سے بچ گئے ہیں بہت تکلیف میں ہیں۔ ان کے پاس پناہ لینے کے لئے نہ کوئی گھر ہو اور نہ کوئی در ہو خانہ بدوشوں کی طرح اِدھر اُدھر مارے پھرتے ہیں۔ چونکہ پیکن کے سب ولائیتوں کی جان بچ گئی ہو۔ اس واسطے امریکہ والوں کا فرض ہو کہ وہ چینی مسیحیوں کی مدد کرکے اپنی دلی شکرگذاری کا اظہار کریں ؛

ہم کو سی۔ ایم۔ ایس کے مشہور مشنری پادری ایچ۔ ای۔ پرکنس صاحب کی وفات کا حال سُنکر افسوس ہوا۔ یہہ صاحب تیس برس تک سرکاری ملازمت میں رہے اور آخرکار امرتسر جیسے مشہور ضلع کے کمشنر ہو گئے۔ اپنے سرکاری عہدے کی حیثیت میں بھی جہاں تک ہو سکا خداوند کا جلال ظاہر کرتے رہے۔ اس عرصے میں اُنہوں نے اپنے مسیحی نمونے سے بہت کام کیا ۱۸۹۶ء میں اس جلیل القدر عہدے کو چھوڑکر سی۔ ایم۔ ایس۔ کے آنریری مشنری ہو گئے اور آٹھ برس تک یہہ کام کرتے رہے۔ نئے عہدنامہ کا نیا ترجمہ پہلے پہل انہیں کی کوشش سے شروع کیا گیا تھا ؛

اخبار کرسچن ایڈوکیٹ میں ایک دیندار عورت کا ایسا بیان درج ہے کہ جو ہمارے نمونے کے لایق ہو۔ اس کی عمر ستر برس کی ہے اور ایسی مفلس تھی کہ اپنی تنگ حالی و لاچاری کے سبب سرکاری بیوہ خانہ میں پرورش کے لئے درخواست کرنے کو تھی لیکن درخواست کرنے سے پیشتر اُسنے اپنی تکلیف میں خدا سے مدد مانگی۔ اُس کے دل میں جواب آیا کہ ابھی بیوہ خانے میں مت جا وہ وہ رضائی جو تم بنا رہی ہو تیار کرکے بیچ ڈالو اور اُسکا دام ہندوستان کے واسطے بھیج دو جب یہہ کام ہو چکا جی میں آیا کہ افریقہ اور جاپان کے لئے بھی ایک ایک رضائی تیار کرے چنانچہ یہہ ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے۔ ابتک وہ مقدسہ اپنے ہاتھ کی سلائی سے نہ صرف اپنا گذارہ چلاتی بلکہ اُسکی محنت سے ذیل کے لوگ پرورش پا رہے ہیں۔ پشاور میں ایک مناد کلکتہ میں ایک لڑکی اور دو یتیم چین میں ایک بائبل ریڈر اور ایک دیسی واعظ۔ اگرچہ اُس کی عمر ۷۰ برس کی ہو گئی ہے۔ وہ اپنی اس نیکی میں مشغول رہتی ہے۔

مخش تصنیفات کی نسبت چین میں بہت سخت سزا دیجاتی ہے مثلاً کسی مخش کتاب کے لکھنے والے کو عمر بھر کے لئے جلاوطن کیا جاتا ہے اور بیچنے والے کو تین سال کے لئے جلاوطنی کی سزا دی جاتی ہے اور ان دونوں قسم کے مجرموں کو بھاری بانس سے سو ضرب لگائی جاتی ہیں خریدنے اور پڑھنے والوں کو بھی سو ضرب بید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجسٹریٹوں کا فرض ہے کہ ایسے مجرموں کو گرفتار کریں اور مجسٹریٹ اس امر میں غفلت کرے تو اُس کو بھی اعلیٰ عدالت کے روبرو کم سے کم پچاس ضرب بید لگائے جاتے ہیں۔

ہم اپنے ناظرین کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے ۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء اتوار و پیر کے روز سنڈے سکولوں کے لئے عالمگیر دعا کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔ تمام سنڈے سکولوں کے سپرنٹنڈنٹوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان دنوں میں دعا کا بندوبست کریں۔

لارڈ لینڈوں صاحب نے بجواب ایک سوال کے اعلان کیا ہو کہ جنگ ٹرانسوال میں جو سپاہی جنگی خدمت کے باعث مستقل طور پر بیکار ہو گئے ہیں انکو تاحیات پنشن گذارہ کیواسطے دیجاویگی اور یہہ ۸ پنس یومیہ کے حساب سے ہوگی یعنے ایک روپیہ دو آنہ یومیہ ان کو عمر بھر تک ملا کریگا۔ تاکہ محتاج نہ ہوں اور یہہ پنشن ۳۴ روپیہ ماہوار کی اسکے گذارہ کیلئے واقعی معقول اور کافی سمجھی جاتی ہے۔ یہی قدردانیاں ہیں کہ برٹش فوج اس بہادری اور جانفشانی سے لڑتی اور میدان جنگ میں نام پیدا کرتی ہے ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . ع۱؍
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . . للعہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . للعہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . ے؍
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . . ے؍
بغیر ضمیمہ . . . . للعہ

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر

ضرورت

ہم کو ایک ترکھان کاریگر جو کہ عمدہ ہو اور ہر ایک لکڑی کے کام سے بخوبی واقف ہو ضرورت ہے لیکن وہ روحی عیسائی اور عیال دار ہو۔ درخواست بھیجنے پر فیصلہ تنخواہ کیا جاویگا ؛

المشتہر

سوداگرل لاہور فیت مشن

ضرورت

۲ ۲

ایک انگلو ورنیکولر سارٹیفکیٹ یافتہ اُستاد کی ضرورت ہے تنخواہ پینتالیس روپیہ ؛

المشتہر

جے-ڈانیل مشن ہائی سکول گجرات پنجاب

ضرورت

پانی پت کے زنانہ مشن اسکول کے لئے ایک مسیحی عورت کی ضرورت ہے جو رومن ہندی اور اُردو میں ہوشیار اور کام میں تجربہ کار ہو درخواست معہ نقول اسناد پادری ای-ژگ فرنکلین سپرنٹنڈنٹ مشن پانی پت کی خدمت میں آنی چاہئیں ؛

از ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ مایوس مریضوں کو مژدہ تا ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶

اگر آپ کسی عارضہ سے لاچار ہیں۔ معمولی معالجہ یونانی و ڈاکٹری کر کے ناکامیاب ہیں تو مجھے بتلایئے آپ کو طریق سلامتی بتلاؤں ؛

المشتہر

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما شفاخانہ انگریزی و یونانی لاہور

رسید زر

مسٹر سوہل بلدیو صاحب۔ ناگل للعہ
مسٹر اے-پیٹرس صاحب۔ مجیٹھہ ے؍
منشی محمد حسین خاں صاحب۔ ڈنگہ للعہ
مسٹر اے-جانسٹن صاحب۔ شاہ آباد ے؍
پادری جے-سی-لاسن صاحب۔ علیگڈھہ ے؍
پادری کے-سی-چٹرجی صاحب بابت اشتہار للعہ
پادری ڈی-این-دتا صاحب ہوشیارپور بابت سنہ ۱۹۰۶ عہ
مسٹر اے-ایل-بوس صاحب۔ بابت اشتہار عہ
پادری جارج واخ صاحب۔ ڈلہوزی بابت اشتہار عہ
مس-ایس-ایم-ویری صاحبہ۔ جگراؤں للعہ
مسٹر جے-این-ہائیڈ صاحب فیروزپور بابت چندہ یتیم بچوں للعہ
مسٹر ٹی-گبسن صاحب۔ بیرانٹ ضلع میرٹھ ۱۴؍
چیف سٹور کیپر ریلوے۔ لاہور بابت اشتہار صہ
مسٹر سی-ہنری صاحب ۱۰؍
مسٹر چھوٹے لعل صاحب۔ مراد آباد للعہ

منشی کی ضرورت

ہم کو نور افشاں کے لئے ایک مسیحی منشی کی ضرورت ہے جو اُردو اور فارسی سے بخوبی واقف ہو اور حساب رکھنا جانتا ہو۔ تنخواہ صہ روپیہ ماہوار دی جاویگی۔ درخواستیں معہ اسناد نیک چلنی و لیاقت وغیرہ ذیل کے پتے پر بھیجنی چاہئیں ؛

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں۔ لودیانہ

انتقال پُر ملال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

پنڈت رتن چند جو فیروزپور میں کام کرتے تھے خداوند یسوع مسیح میں سو گئے۔ نہایت قابل اور لائق آدمی تھے۔ آپ کے اوصاف پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ کے لوگ ثناخواں تھے۔ خدا ان کے پسماندگان کو صبر و تسکین عطا فرمائے ؛

پادری ای-ایم-ویری صاحب ڈی-ڈی اڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم-وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛